عربی لغات ومعاجم اور الصحاح للجوہری کا تعارفی مطالعہ

زاہدہ شبنم*

فاکہہ نعیم**

The Arabic language is the world's most rich, deep and versatile language and this is the reason why many dictionaries have been written for this language. The vast expanse of Arabic literature and the many dictionaries written in Arabic are an expression of the Arabs' love and taste for lexicon and literature. A dictionary is a book in which all the letters, words, derivatives, phrases and combinations used in a language are explained, briefly or in detail; etymologically, literally and metaphorically. Such a book is called a 'Mu'ajm' in Arabic (plural: mu'aajim). Abdulllah bin Abbas R.A's 'KitabGareeb Al Quran' was the first book of this genre and was written about the difficult words of the Quran. However, thisgenre of lexicography was established by Khaleel bin Ahmad Al Farahedi's book, 'KitabulAyeen' after which many similar books were written. The genre of writing dictionaries in Arabic reached its peak with Al-Jawhari's'Taaj al-LughawaSihah al Arabiyyah' (The Crown of Language and the Correct Arabic) which is commonly known as As-Sihah. The peculiar literary and academic style of this work proved to be a milestone for all lexicographers to come. Hence, the genre of 'Mu'ajm -writing' expanded and dictionaries were written based on the alphabetic order. Such dictionaries are called Mu'ajmLugviyah or Lafziyah. There were compilations of dictionaries based on specific topics too, such as Kitab Al-IbilwaAsma Al-Wuhoosh' (Book on Camels and Names of Animals). These are categorized as Mu'aajimManviyah. Similarly, Arabic dictionaries were compiled based on rare words or difficult words, opposites and even on examples. In the following lines, a brief list of thoseMu'aajimLafziyah is being given which have been compiled to date. Moreover, the special features and peculiarities of Jawhari's great lexical work 'As-Sihah' have been discussed. Ihave also written about the way As-Sihah has to be used. After Lisan-ul- Arab it is perhaps As-Sihah which received unparalleled fame. Hence, from time to time many research based books were written to further enhance and beautify it. I have compiled a list of the prominent among these.

دنیا کی کسی بھی بڑی شخصیت میں یہ قدرت نہیں کہ وہ دنیا کی ساری زبانوں کو سمجھ یا بول سکے، البتہ کاوش وریاضت کے بعد ایسا ممکن ہے۔ ہر بولی جانے والی زبان کی لغات ہوتی ہیں جو نئے قاری کے لیے اور طالب زبان کے لیے مددگار ہیں جو اس زبان کے نشیب وفراز کو سمجھنے اور مشکل الفاظ کو فہم وادراک میں لانے کے لیے معاون ثابت ہوتی ہیں۔ بعض اوقات کسی لفظ سے معرفت ہوتی ہے لیکن اس کو صحیح اور مناسبت کے ساتھ استعمال میں لانے میں مشکل پیش آتی ہے۔ اس مشکل سے نجات کے لیے بھی لغت درکار ہوتی ہے۔

---

* اسسٹنٹ پروفیسر، شعبۂ علومِ اسلامیہ، لاہور کالج برائے خواتین یونیورسٹی، لاہور۔

* ایم ایس علومِ اسلامیہ، لاہور کالج برائے خواتین یونیورسٹی، لاہور۔

عربی زبان دنیا کی سب سے مالدار، عمیق اور ضخیم زبان ہے اور اسی وجہ سے عربی زبان میں بے شمار لغات لکھی گئیں اور نبی ﷺ نے بھی فرمایا: ((**انا افصح اللسان**))[۱۷]۔

عرب اہلِ علم کی عربی لغات وادب کے ساتھ محبت، ان کے لغت وادب کے ذوق اور تعلق کا اندازہ اس واقعہ سے لگایا جا سکتا ہے کہ صاحب بن عباد کو کسی حکمران نے اپنے پاس آنے کی دعوت دی تو انہوں نے یہ کہہ کر معذرت کر لی: ''میں اپنے مقام سکونت سے آپ کے ہاں کیسے آ سکتا ہوں، مجھے ساٹھ اونٹ تو فقط لغت کی کتب لادنے کے لیے درکار ہیں۔''[۱۸] لغات کی کتابت میں عربی زبان سبقت لے گئی ہے، یہاں تک کہ ایک ایک کتاب کئی کئی جلدوں پر مشتمل ہے۔ اس طرح ان کی تعداد ہزاروں تک جا پہنچی ہے۔ لغت کی کتب سے مراد ایسی کتب ہیں جن میں کسی بھی زبان کے کلمات والفاظ اور مصطلحات وتراکیب کی لغوی، معنوی شروح مختصراً یا مفصلاً دی گئیں ہوں۔ کتب لغت کے لیے عربی زبان میں ''معجم''، جس کی جمع ''معاجم'' ہے، مستعمل ہے۔

تعارف: لفظ ''معجم'':

معجم کا مادہ ''ع''، ''ج''، ''م'' ہے۔ عجم الکتاب اور الحرف نقطۃ بالسواد (یعنی کتاب یا حرف پر سیاہی سے نقطے لگانا) سے مصدر میمی ہے۔ یعنی حرف کے باہمی التباس کو دور کرنا۔[۱۹] ابتداء میں حروف پر نقطے نہیں تھے اور ان کا باہمی التباس خاص طور پر غیر عربوں میں باعث تشویش تھا، چونکہ حروف پر نقطے ان کی آسانی کے لیے لگائے گئے۔ اسی بناء پر معجم کا اشتقاق لفظ عجم سے کیا گیا۔ ابتداءً معجم کا اطلاق ایسی کتب پر ہوتا تھا جن کی اندرونی ترتیب عربی کے حروف ھجاء کی ترتیب پر رکھی جاتی تھی چنانچہ سب سے پہلے اس مفہوم میں اس اصطلاح کا استعمال محدثین کے ہاں کتب اسماء الرجال میں ملتا ہے۔ جس کی فوری ضرورت کی وجہ غالبًا یہ ہوگی کہ کتب اسماء الرجال میں شامل ہزاروں ناموں کو کسی خاص ترتیب سے مرتب کیا جائے جن سے قاری جلد از جلد اپنی مطلوبہ معلومات حاصل کر سکے۔ اس سلسلہ کی پہلی باقاعدہ کوشش امام محمد بن اسماعیل البخاری کی تاریخ الکبیر ہے۔

علمائے لغت نے محدثین کرام سے ایک لفظ مستعار لیا، اس کو اپنا لیا اور اس کا مقصد کسی زبان کے ہر ہر لفظ کی شرح وتفصیل، مع مواقع استعمال وامثلہ مذکور ہو، وہ لفظ ''المعجم القابل'' ہے۔ اور اس کا فائدہ اور مقصد یہ ہے کہ زبان کی چُھپی ہوئی حقیقت کو واضح کرنا اور التباس کو دور کرنا ہے۔

عربی لغت نگاری کا آغاز عہدِ حیات محمد ﷺ میں نزول قرآن سے ہوا۔ اس اعلیٰ وارفع کتاب مبین کے احکام اور معانی ومطالب کو سمجھنے سے عام انسان کی ناقص عقل ہیچ تھی۔ چنانچہ صحابہ کرامؓ وہ پہلے اہل علم ہیں جنہوں نے اس طرف توجہ مبذول فرمائی۔ عبداللہ بن عباسؓ ایک ماہر مفسر ہونے کے ساتھ ساتھ بفضل اللہ تعالیٰ اس شرف کے بھی حامل تھے کہ انہوں نے قرآنی لغت پر پہلی کتاب ''کتاب غریب القرآن'' لکھی۔[۲۰] تاہم

عربی معجم نگاری کے باقاعدہ کام کا آغاز خلیل بن احمد الفراہیدی کی کتاب ''کتاب العین'' سے ہوا۔ اس سے عربی لغت نویسی کی تاریخ کا آغاز ہوا اور اس کے بعد مستقلاً کئی کتب مرتب ہوئیں جیسا کہ پیچھے گزر چکا ہے۔ معجم نگاری کا کامل ارتقاء الجوہری کی کتاب "تاج اللغة و صحاح العربية" المعروف به "الصحاح" ہوا۔ اس معجم کے مخصوص علمی وادبی انداز کی بناء پر بعد کے زمانے میں اہل لغة نے اس پر بہت توجہ مبذول کی جو معجم نگاری کے فروغ میں سنگ میل ثابت ہوئی۔

اس کے بعد کئی ایک کتب منظر عام پر آئیں جیسا کہ ابن جعفر التمیمی القزاز القیروانی کی "الجامع"، اسی طرح امام بغوی کی "الموعب"، ابن سیدة الاندلسی کی "المحکم" اور "المخصص"، رضی الدین الحسن بن محمد الصاغسانی کی "العباب"، ابن منظور کی "لسان العرب"، فیروز آبادی کی "القاموس" اور الزبیدی کی "تاج العروس من جواہر القاموس" شامل ہیں۔

عصر حاضر میں چند منظر عام پر آنے والی کاوشوں میں سرفہرست "المنجد"، "الرائد"، "المورد"، "القاموس العصری"، "الفوائد الدریہ"، "معجم الالفاظ الحدیثیة"، "معجم الطالب"، "معجم اللسان"، "قاموس الغنی" شامل ہیں۔ اور یہ سلسلہ جاری وساری ہے۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو علم وادب کے خزینوں سے مالامال فرمائے اور اس سمندر کا ساحل کبھی نہ آئے۔[۲۱] آمین۔

عربی زبان چونکہ وسعت دامن میں بے مثل ہے اور قدیم ترین زبان ہونے کے ساتھ ہر دور کی زندہ زبان ہے۔ آج بھی عربی زبان بولنے والوں کی تعداد کم وبیش ۱۶ کروڑ سے زائد ہے اور ۱۸ ممالک کی سرکاری جبکہ ۴ ممالک کی عوامی زبان ہے۔ عربی زبان کی اسی اہمیت کے پیش نظر ہر دور میں علمائے لغت نے اس کی لغات ومعاجم مرتب کیں۔

معجم نویسی......تاریخ وتطور:

انسان سب سے پہلے ادراک کے ذرائع میں سے سمع وبصر سے کام لیتا ہے۔ پھر جب اس کا شعور

پختہ ہونا شروع ہو جاتا ہے تو پھر پڑھنے اور تب لکھنے کی کوشش کرتا ہے۔ اسی طرح انسانی تہذیب نے بھی تدریجاً ترقی کی۔ ایک وقت تھا کہ ایک طالب علم جو چیزیں اس کے مشاہدہ میں آتیں یا جن کو وہ سنتا ان کو حافظہ میں محفوظ کر لیتا۔ تحریر کے ذریعے محفوظ کرنے کا ذریعہ بہت بعد میں آیا مگر جب تحریر کا مرحلہ آ گیا تو کسی زبان کو جاننے، اس کے ذخیرہ الفاظ سے متمتع ہونے، اس کے الفاظ کے مختلف معانی اور استعمال کو جاننے، مترادف الفاظ اور متضاد الفاظ کو احاطہ علم میں لانے کے لیے سب سے زیادہ مفید ذریعہ معجم (لغت یا ڈکشنری) قرار پایا۔

اس فن کی تفصیلی تاریخ بیان کرنے سے پہلے بہتر معلوم ہوتا ہے کہ ہم معاجم کی اقسام کی تعیین کر لیں۔ یہ امر تو ظاہر ہے کہ ایسی کتب تالیف کرتے ہوئے علماء کو پہلے اہل زبان لوگوں سے سننا پڑتا ہے۔ اس کے بعد الفاظ کے معانی اور ان کا استعمال لوگوں کو بتانا پڑتا ہے جیسا کہ بصرہ اور کوفہ کے علماء نے کیا اور حماد، الاصمعی اور ابو عبید جیسے راوی پیدا ہوئے۔ چنانچہ:

(الف) ایسی معاجم تالیف کی گئیں جن میں الفاظ حروف معجم کے اعتبار سے جمع کیے گئے۔ ایسی تالیفات معاجم لغویہ یا لفظیہ کے زمرہ میں آئیں گی۔

ب) ایسی تالیفات بھی ترتیب دی گئیں جن میں علیحدہ علیحدہ یا مخصوص موضوعات پر الفاظ جمع کیے گئے جیسے: ''کتاب الابل واسماء الوحوش'' اور ''کتاب اللّبین''، وغیرہ۔

ایسی تالیفات معاجم معنویہ کی ذیل میں آئیں گی:

ج) کتاب النوادر فی اللغۃ۔

د) کتب الغریب فی اللغۃ۔

ہ) کتب الاضداد والاشباہ والنظائر۔

مندرجہ بالا اقسام سے ظاہر ہوا کہ ایسی تالیفات کی دو قسمیں کیا جا سکتی ہیں:

6 معاجم لفظیہ۔

6 معاجم معنویہ۔

عربی زبان کی سب سے پہلی معجم دوسری صدی ھجری کے ربع ثالث میں لکھی گئی۔ جو الخلیل بن احمد (م ۱۷۰ھ) نے ''کتاب العین'' کے نام سے تالیف کی۔ اگرچہ تب سے اب تک جہاں معاجم لفظیہ کی ایک بڑی تعداد معرض وجود میں آئی وہیں معنوی معاجم بھی کثیر تعداد میں مؤلَّف ہوئیں لیکن آئندہ سطور میں لفظی

معاجم کی ترتیب وار فہرست مع مؤلفین و زمانہ تالیف دی جا رہی ہے۔ نہایت مختصر اور ضروری تعارف بھی شامل فہرست کیا گیا ہے۔ دستیاب وسائل کی مدد سے مؤلفین کے سنین وفات بھی قوسین میں دے دیے گئے ہیں تا کہ تالیف کا زمانہ معلوم ہو سکے۔

نمبر شمار	معجم	مؤلّف	مختصر تعارف
1	كتاب العين	الخلیل بن احمد الفراہیدی (۱۷۰ھ)	عربی زبان کی پہلی معجم لفظی ہے۔
2	(نام نہیں مل سکا)	ابوعمرو الہروی (م۲۵۵ھ)	کتاب العین کی طرز پر معجم ترتیب دی لیکن دستبرد زمانہ کا شکار ہو گئی۔
3	كتاب الكامل	ابوالعباس المبرد (م۲۸۵ھ)	لغت کی ایسی کتاب ہے جو معاجم کے کے لیے کافی مواد مہیا کر سکتی ہے،
4	الجمهره في اللغة	ابن دُرید (م۳۲۱ھ)	کتاب العین کا تتبع ہے۔ حروف تہجی کے اعتبار سے مرتب کی گی۔
5	كتاب البلوغ في اللغة	ابوعلی القالی (م۳۵۶ھ)	ایک ہزار صفحات پر مشتمل ہے۔
6	التهذيب	ابومنصور محمد بن احمد الازہر الازہری (م۳۷۰ھ)	عربی محاورات و مخاطبات باعتبار مخارج الحروف بکثرت جمع کر دیے گئے
7	المحيط	ابوالقاسم اسماعیل بن عباد الطالقانی (صاحب ابن عباد) (م۳۸۵ھ)	بترتیب حروف ابجد سات جلدوں میں ہے۔ الفاظ پر زیادہ زور ہے۔ شواہد و استشہادات کم ہیں۔
8	المجمل	ابوالحسین احمد بن فارس (ابن فارس) (م۳۹۰ھ)	بترتیب حروف ابجد۔
9	تاج اللغة و العربية	ابونصر اسماعیل بن حماد الجوہری (م۳۹۵ھ)	بترتیب حرف آخر۔ (تفصیلی تعارف آئندہ سطور میں دے دیا گیا ہے۔)

10	**الجامع**	ابوعبداللہ محمد بن جعفر التمیمی القیروانی (م ۴۱۲ھ)	مفقود ہے۔
11	**الموعب**	ابوغالب تمام بن غالب بن عمر اتیانی القرطبی	''کتاب العین'' اور ''الجمہر ہ'' کے صحیح الفاظ کا مجموعہ ہے۔
12	**المحكم والمحيط الاعظم**	ابوالحسن علی بن اسماعیل الاندلسی (ابن سیدہ)	علیٰ ترتیب کتاب العین۔ ضبط، دِقّت و صدق نظر کی بنا پر ممتاز ہے۔ استشہادات نہایت باوثوق شعری مصادر سے لیے گئے ہیں۔
13	**اساس البلاغة**	جاراللہ الزمخشری (م ۵۸۳ھ)	الفاظ کا استعمال، جملوں میں ان کے مواضع کا بیان ، الفاظ کے معانی و اشتقاقات کی وضاحت کی گئی ہے۔ مادہ کی شرح میں پوری تفصیل بیان کی گئی ہے۔ اہل قلم کے لیے نہایت مفید ہے۔
14	**العباب الزاخر واللباب الفاخر**	رضی الدین الحسن بن محمد العدوی العمری الصاغانی	بیس اجزاء پر مشتمل بترتیب حرف آخر ، قرآن و حدیث سے استشہادات پیش کیے گئے۔
15	**شمس العلوم ودوا كلام العرب من الكلوم والصحيح التاليف والامان من التحريف**	نشوان بن سعید الحمیری (م ۵۷۳ھ)	لغت کی اہم کتاب ہے ۔ الفاظ کی معنوی، علمی اور طبعی شروح کی وجہ سے معاجم میں ممتاز ہے۔

16	لسان العرب	ابوالفضل محمد بن مکرم الافریقی (ابن منظور) (م۷۱۱ھ)	طویل بیس جلدوں کی معجم ہے۔ مصر اور بیروت سے طبع ہو چکی ہے۔ تمام عربی معاجم میں سے مستند ترین تہذیب، محکم، الصحاح، حواشی اور نہایہ کے سب الفاظ جمع کر دیے گئے ہیں۔ جا بجا قرآن و حدیث اور اشعار سے استشہادات دیے گئے۔ آخری حرف کی ترتیب پر مرتب کی گئی۔
17	القاموس	ابوطاہر محمد بن یعقوب الفیروزآبادی	بترتیب حرف آخر ہے۔ بہت سی شروح لکھی گئیں۔ فارسی زبان میں ''القابوس'' کے نام سے ترجمہ بھی ہوا۔
18	کنز اللغة	ابن معروف (نویں صدی ہجری)	ایران میں ۱۷۸۳ء میں مطبوع ہوئی۔ عربی فارسی دو زبانوں میں ہے
19	منتہی العرب	عبدالرحیم صفی پوری	قابل ذکر لغت ہے۔
20	منتخب اللغات	عبدالرشید ٹھٹھوی	مفید لغت ہے۔
21	تاج العروس من جواہر القاموس	ابوالفیض محمد بن محمد مرتضٰی الزبیدی (م۱۲۰۵ھ)	قاموس کی شرح ہے۔ ترتیب بھی وہی ہے البتہ لسان العرب سے بھی مدد لی گئی ہے۔ دس جلدوں پر مشتمل ہے۔
22	اقرب الموارد	سعید الشرقونی اللبنانی (۱۳۳۰ھ)	دو جلدوں میں ہے۔
23	محیط المحیط	بطرس البسطانی اللبنانی (م۱۳۰۱ھ)	مصطلحات علمیہ اور کلمات جدیدہ پر مشتمل دو جلدوں میں ہے۔
24	الرائد	جبران مسعود	دارالعلم للملایین بیروت سے ۱۹۶۴ء میں طبع ہوئی۔

25	**المعجم الوسیط**	احمد حسن زیات مع رفقاء (مطبوع ۱۹۶۰ء)	کئی ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔ دو جلدوں پر مشتمل ہیں۔ تفصیلات پہلے باب میں ملاحظہ ہوں۔
26	**المنجد**	لوئیس معلوف یسوعی	طلباء اور عصری مدارس کے اساتذہ میں بہت مقبول ہے۔
27	**منجد الطلاب**	فؤاد افرام البستانی	۱۹۴۱ء میں طبع ہوئی۔ المنجد کا اختصار ہے۔
28	(نام نہیں معلوم ہوسکا)	ڈوزی dose (ہالینڈ کا مستشرق) (م ۱۸۸۳ھ)	دو ضخیم جلدوں پر مشتمل ہے۔ وہ الفاظ بیان کیے جو عربی معاجم میں درج نہیں ہوئے۔

یہ ان معاجم لفظیہ کی مختصر فہرست ہے جو عربی زبان میں لکھی گئیں۔ اس کے علاوہ کثیر تعداد ان معاجم کی بھی ہے جو عربی الفاظ کا غیر عربی زبانوں میں ترجمے کے لیے لکھی گئیں۔ اس کے علاوہ معنوی معجمات اور لغوی موسوعات بھی بہت بڑی تعداد میں موجود ہیں جو عربی زبان کی وسعت، گہرائی اور علمی وسیاسی حیثیات پر دلیل ہیں۔

عربی کی عظیم معجم ''الصحاح للجوہری'' کا تعارف

مؤلف کا تعارف:

ابو نصر اسماعیل بن حماد الجوہری الفارابی اصلاً ترکی کے ایک شہر فارابی سے تعلق رکھتے تھے اور آپ مشہور ادیب اسحٰق بن ابراہیم الفارابی کے بھانجے تھے۔ آپ کے حصول علم کی ابتداء اپنے ماموں اسحٰق بن ابراہیم الفارابی سے کی۔ اس کے بعد دیگر دیہات اور شہروں کے اسفار کیے۔ ربیعہ اور مضر جیسے علاقوں کے بھی سفر کیے۔ اور آخر کار ادب اور لغۃ العرب میں پختگی کے حصول کے لیے حجاز گئے اور آخری سفر طلب علم کے لیے خراسان کا کیا اور وہیں مقیم ہو گئے۔ نیشاپور کی اقامت کے دوران تدریس وتالیف کے فرائض انجام دینے لگے۔ نہ صرف دیگر علوم بلکہ خوشخطی میں بھی نام پیدا کیا۔ یہاں تک کہ لوگوں کو خوشخطی کی تعلیم بھی دی۔ دیارِ مُضر میں لوگوں کے درمیان رہنے سے الفاظ مستعملہ میں طاق ہو گئے کیونکہ دیہات کے لوگوں سے ان الفاظ کی چھان پھٹک کے بعد فصیح زبان میں مہارت حاصل ہوتی ہے۔ ان کی مشہور کتاب ''تاج اللغۃ و صحاح

العربیة'' ایک عظیم شاہکار ہے جو پانچ جلدوں اور ۲۱۲۳ صفحات پر مشتمل ہے۔ یہ عظیم اور نادر کتاب انہوں نے استاد ابو منصور عبدالرحیم بن محمد البیشکی کے لیے تصنیف کی، اور ان سے سنا بھی، مگر اتفاق کی بات ہے کہ باب الضاد نہ سن سکے۔ پھر نیشاپور کی جامع القدیم میں گئے، اس کی چھت پر چڑھے اور کہنے لگے:

"ایها الناس! انی عملت فی الدنیا بشیئاً لم اسبق الیه فسأعمل للآخرة امراً لم اسبق الیه" [۲۲]

> ''اے لوگو! میں نے ایک ایسا کام دنیا میں کیا ہے جو میں پہلے نہ کر سکا اور اب
> آخرت کے لیے ایسا کام کروں گا جو میں پہلے نہ کر سکا۔''

پھر دروازے کے دونوں کواڑوں کو پہلوؤں میں دبایا اور ایک رسی سے بغلوں میں باندھا، پھر جامع کی ایک اونچی سی جگہ پر چڑھے اور اڑنے کا گمان کیا مگر گر گئے اور وہیں آپ کی روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔ اس طرح یہ عظیم لغت دان ۳۹۸ ہجری بمطابق ۱۰۰۷ء میں دنیا کو خیر باد کہہ گئے۔

معجم ''تاج اللغة وصحاح العربیة'' کا تعارف ومنہج:

کتاب "تاج اللغة وصحاح العربیة" ''الصحاح للجوہری'' کے نام سے معروف ہے۔ یہی وہ کتاب ہے جس نے ان کو حیات جاوداں عطا کی۔ یہ کتاب انہوں نے جدید منہج اور انداز میں مرتب کی جس میں مہمل الفاظ کو حذف کر دیا اور دیگر الفاظ کو حروف ہجاء کی ترتیب سے مرتب کیا، مگر اس ترتیب میں لفظ کے آخری حرف کو پیش نظر رکھا گیا۔ جس کو باب بنایا۔ اس کے پہلے حرف کو فصل متعین کیا۔ اس لیے اب اس ترتیب کی مناسبت سے ''عنب'' پہلے اور ''بیت'' بعد میں ہے۔ اسی طرح لفظ ''سغب'' پہلے اور ''قلب'' بعد میں ہے۔ کیونکہ مقدم الذکر فصل ''س'' سے ہے اور مؤخر الذکر فصل ''ق'' سے ہے۔ اور چونکہ انہوں نے اس کتاب میں صرف وہ کلمات دیے ہیں جو ان کے نزدیک درست تھے لہٰذا انہوں نے اس کا نام ''الصحاح'' رکھا۔

اس کے بعد بہت سی معاجم اسی ترتیب سے لکھی گئیں۔ مثلاً الفیر وز آبادی کی ''القاموس'' اور ابن منظور کی ''لسان العرب'' وغیرہ۔ اس کتاب میں جوہری کو علم العروض کا تتمہ اور اوزان میں اضافہ پیش کرنے کا بھی شرف حاصل ہوا۔ آپ اس کتاب کی نظر ثانی کے بغیر ہی وفات پا گئے۔ لہٰذا یہ کام ان کے بعد ان کے ایک شاگرد ابو اسحٰق بن صالح الوراق نے انجام دیا مگر اس نے کئی مقامات پر بہت بڑی بڑی غلطیاں کر دیں۔ کئی لوگوں نے اس کتاب کی تلخیص کی جن میں آٹھویں صدی ہجری کے محمد بن ابی بکر عبدالقادر الرازی کا نام قابل ذکر ہے۔ جنہوں نے ''مختار الصحاح'' لکھی۔ اس کتاب کا فارسی ترجمہ ''الصراح'' کے نام سے ۹۷۶ھ میں ابو الفضل جمال الدین القرشی نے کیا۔

''الصحاح'' پر لوگوں نے تنقید بھی کی ہے، مگر کافی لوگوں نے اس کا دفاع بھی کیا ہے۔ ''الصحاح'' تبریز میں ۱۲۷۰ء میں چھپی اور مصر میں ۱۲۸۲ء میں طبع ہوئی۔ مصر میں طبع ہونے والی طباعت میں ابوالوفاء الہورینی کے مقدمات شامل ہیں جن میں ''تاریخ المعاجم'' کے علاوہ اس کتاب کو استعمال کرنے کا طریقہ دیا گیا ہے، اوران فصول کا بھی ذکر ہے جو اس کتاب میں موجود ہیں۔ الجوہری اور الصحاح میں مطابقت اس طرح پائی جاتی ہے کہ جوہری الفاظ کے قیمتی ہونے کا تاجر جولفظوں کو بہترین حالت میں ڈھالتا ہےاور دشوار رستوں کو چیر کرآگے بڑھنے والا ہے۔

الصحاح للجوہری کی تہذیب واستدراکات کا مختصر تجزیہ:

الصحاح کو مابعد کے ادوار میں زبردست مقبولیت حاصل ہوئی۔ اتنی مقبولیت ''لسان العرب'' کے علاوہ شائد ہی کسی اور لغت کے حصہ میں آئی ہو، اس کی تہذیب وتنقیح اور تحقیق واستدراکات بھی ہر دور میں لکھے گئے۔ ان میں سے اہم کی فہرست دی جارہی ہے۔

...... **کتاب المنتهى فی اللغة لأبی المعالی محمد بن تمیم البرمکی اللغوی**

...... **تصحیح الصحاح، لأبی الحسن الهروی النحوی (م:۴۱۰ھ)**

...... **حواشی علی الصحاح، لأبی القاسم الفاضل بن محمد البصری (م:۴۴۴ھ)**

...... **حواشی علی الصحاح، لأبی القاسم علی بن جعفر الصقلی (م:۵۱۵ھ)**

...... **قید الأوابد من الفوائد، لأبی الفضل احمد بن محمد(م:۵۱۸ھ)**

...... **اختصار......، لموهوب بن احمد الجوالیقی(م:۵۳۹ھ)**

...... **کتاب ینابع اللغة، لأبی جعفر ك البیهقی (م:۵۴۴ھ)**

...... **کتاب ضالة الأدب من الصحاح والتهذیب، لتاج الدین محمود بن ابی المعالی(م: بعدعام۵۸۰ھ)**

...... **التنبیه والأفصاح/الأیضاح،عم وقع من الوهم فی کتاب الصحاح، لأبی محمد عبداللّٰه بن بری المصری (م:۵۷۲ھ)**

...... **حاشیة الصحاح لیاقوت بن عبدالله الرومی، (م:٦٢٦ھ)**

...... **نظم الصحاح، لیحیٰ بن معطی النحوی،(م:٦٢٨ھ)**

...... **الجمع بین الصحاح، للبطلیوسی، (م:٦۴٢ھ)**

...... کتاب الأصلاح لما وقع من الخلل فی کتاب الصحاح، لأبی الحسن علی القفطی، (م:۶۴۶ھ)

...... نقود علی الصحاح، لأبی العباس احمد بن محمد الأشبیلی، (م:۶۴۷ھ)

...... التکملة والذیل والصلة ، للصاغانی، (م:۶۵۰ھ)

...... کتاب أهمله الجوهری من اللغة، للصاغانی، ایضاً

...... مجمع البحرین ، لأیضاً

...... ترویح الأرواح فی تهذیب الصحاح، لأبی الثناء الزنجانی، (م:۶۵۶ھ)

...... حواش علی الصحاح، لرضی الدین الشاطبی، (م:۶۸۴ھ)

...... مختار الصحاح، لأبی عبدالله الرازی،

...... غوامض الصحاح، لابن أبیك الصفدی، (م:۷۶۴ھ)

...... اعتراضات علیٰ مواضع من صحاح الجوهری، للفیروزآبادی، (م:۸۱۷ھ)

...... جامع اللغة ، للسید محمد بن السید حسن، (م:۸۶۶ھ)

...... فلق الصباح فی تخریج أحادیث الصحاح، مختصر للسیوطی، (م:۹۱۱ھ)

...... الفصاح فی علم اللغة علیٰ ترتیب الصحاح، لبدرالدین علی بن محمد العلی آبادی،

...... بهجة النفوس فی المحاکمة بین الصحاح والقاموس، لبدر الدین محمد بن یحیٰ القرافی، (م:۱۰۰۸ھ)

...... کتاب الوشاح وتثقیف الرماح فی رد توهم المجد الصحاح، لأ بی زید عبدالرحمن المغربی ۔[۲۳]

تاج اللغة وصحاح العربیه کا منہج:

■ صحاح کے ابواب کلمات کے آخری حروف کے مطابق ترتیب دیے گئے ہیں جبکہ فصول کی ترتیب کلمات کے پہلے حروف پر رکھی گئی ہے۔ مثلاً اگر کوئی محقق کلمہ "**ضرب**" تلاش کرنا چاہتا ہے تو اسے کتاب الباء اور فصل الضاد پر جانا ہوگا۔

■ جوہری نے حروف کو ان کے مادہ کے اعتبار سے مرتب کیا ہے مثلاً اگر کوئی شخص "**اجتنبوا**" دیکھنا چاہتا ہے تو اسے "**جنب**" سے دیکھنا پڑے گا یعنی کتاب الباء اور فصل الجیم کیونکہ ہمزہ اور تاء حروف زائدہ میں سے ہیں۔

■ ابواب کی ترتیب حروف تہجی کے اعتبار سے ہے۔ اسی طرح فصول کی بھی یہی ترتیب ہے۔ جوہری نے کل ابواب اٹھائیس بنائے ہیں اور ہر باب کی عمومی طور پر اٹھائیس ہی فصول ہیں۔ ابواب کو اٹھائیس بنانے کے لیے ''الف'' کی دو قسمیں بنائی گئی ہیں، ایک مہموز اور دوسری لینۃ۔ پہلے سے کتاب کا آغاز کیا ہے جبکہ دوسری کو آخر میں رکھا ہے۔ یہ الف وہ ہے جو ''واؤ'' یا ''الف'' سے تبدیل نہیں ہوتی۔

■ کئی ابواب میں فصول کی تعداد اٹھائیس پوری نہیں ہوسکی۔ صرف پانچ ابواب میں اٹھائیس فصول پوری ہوسکیں۔ باقی تمام ابواب میں فصول کی تعداد یکساں نہیں ہے۔

تمام ابواب میں فصول کی تعداد درج ذیل ہے:

ایک باب (الراء)
ایک فصل کم ہے۔
چار ابواب (الباء، التاء، الدال، القاف)
دو دو فصول کم ہیں۔
چار ابواب (الجیم، الطا، العین، الفاء)
تین تین فصول کم ہیں۔
دو ابواب (الخاء، السین)
پانچ پانچ فصول کم ہیں۔
دو ابواب (الثاء، الزای)
چھ چھ فصول کم ہیں۔
دو ابواب (الحاء، الصاد)
سات سات فصول کم ہیں۔
ایک باب (الدال المعجمہ)
آٹھ فصول کم ہیں۔
تین ابواب (الغین، الکاف، الھاء)

نونو

فصول کم ہیں۔

دو ابواب (الشین، الضاد)

دس دسفصول کم ہیں۔

الصحاح کی خصوصیات:

الصحاح گزشتہ تمام اور اپنی معاصر معاجم میں سے بہترین معجم کی حیثیت رکھتی ہے۔ یہ کئی ایک خصوصیات کی حامل ہے۔ جس کی وجہ سے اسے دیگر معجمات پر برتری حاصل ہوگئی۔ اس کی نمایاں خصوصیات حسب ذیل ہیں:

- امام جوہری نے ایسے صحیح الفاظ ذکر کیے ہیں جن کے بارے میں اہل لغت کا کوئی اختلاف نہیں ہے۔
- انہوں نے ان الفاظ کی توضیح وتشریح میں نسبتاً اختصار سے کام لیا ہے اور زائد از ضرورت تشریح کے ذکر سے اجتناب کیا ہے۔
- شرح کلمات میں ان کا اسلوب حسن و جمال کا حامل ہے۔
- آپ نے شواہد کے طور پر کلام عرب اور عربی اشعار بھی پیش کیے ہیں، البتہ جن قبائل سے کلام نقل کیا ہے، اختصار کے پیش نظر ان کے نام نہیں لیتے۔
- صرف ونحو کے مسائل سے بھی خصوصاً اعتناء کیا ہے۔

ضعیف، منکر، متروک اور ردی الفاظ کا ذکر کرکے ان کی ادبی وعلمی حیثیت بھی بتائی ہے۔ علاوہ ازیں عامی، معرب اور مولد الفاظ کی بھی نشاندہی کی ہے۔

- اسی طرح آپ مشترک، نادر وقلیل الاستعمال، ضداد قسم کے کلمات کا بھی ذکر کرتے ہیں نیز ان الفاظ کی بھی نشاندہی کی ہے جن کا ذکر جاہلی شاعری میں نہیں آیا بلکہ ان کا پہلی دفعہ ذکر زمانہ اسلام میں ہی ہوا ہے۔
- ''الصحاح'' کی نمایاں ترین خوبی یہ ہے کہ اس میں ایک بہترین ترتیب وتنظیم کے ساتھ محض انہی الفاظ کو جمع کیا گیا ہے جو روایتاً اور درایتاً صحیح تھے۔
- امام جوہری کسی کلمہ میں ضعیف، منکر، متروک، ردی اور مذموم لغت کی طرف بھی اشارہ کرتے ہیں۔ مثلاً آپ لکھتے ہیں ''جرعت الماء''۔ یہ ایسی لغت ہے جس کا امام اصمعی m نے انکار کیا ہے۔[۲۴] اسی طرح لکھتے ہیں کہ **"جفأت القدر"**

میں "أجفاتها" کہنا درست نہیں۔ حدیث میں " أجفئو اقدورهم بما فيها" لغت مجہول ہے۔[۲۵] "افلتني" میں "افلطني" بنو تمیم کی لغت ہے جو قبیح سمجھی گئی ہے۔[۲۶] "أوقف" الف کے ساتھ ردی نعت ہے۔[۲۷] یہی "أعقّت الفرس فهي عقوق" "مُعِقّ" کہنا ردی لغت ہے[۲۸] "غلقت الباب غلقاً" کہنا ردی اور متروک لغت ہے۔[۲۹] "محقه الله" کی بجائے "أمحقه الله" کہنا ردی اور متروک لغت ہے۔[۳۰] "ماء ملح" کی بجائے "مالح" کہنا محض ردی لغت ہی میں کہنا صحیح ہے۔[۳۱] اسی طرح "أشر الناس" محض ردی لغت ہی میں کہا جاتا ہے۔[۳۲]

} اسی طرح آپ نہایت نادر الاستعمال کلمات کی طرف بھی اشارہ کر دیتے ہیں۔ مثلاً بتاتے ہیں کہ "التؤابانيان" نادر استعمال ہے جس کا ذکر ذیل کے شعر میں ہوا ہے:

؎ فمرت على اطراف هرعشية　　لها تؤابانيان لم يتفلفلا

جس معنیٰ میں ابن مقبل نے یہاں اس کا استعمال کیا ہے اس معنیٰ میں یہ عربی میں نہیں آیا۔[۳۳] "الشمْل" میں ایک لغت "الشمَل" ہے۔ ابوزید نے کہا ہے:

؎ وقد ينعش الله الفتى بعد عشره　　وقديجمع الله الشّبت من الشمَل

اس شعر میں "شمل" کا شاہد دینے کے بعد ابوعمر جرمی کا قول بھی نقل کرتے ہیں کہ میں نے اس شعر کے علاوہ کبھی "شمَل" یعنی "میم" کی فتحہ کے ساتھ نہیں سنا۔

} "الكمْ ءُ"، "الكمأة" کی خلافِ قیاس واحد ہے جو کہ نوادر میں سے ہے۔[۳۴] اسی طرح "أسهب الرجل فهو مُسْهَب"[۳۵]، "ألفج الرجل فهو مُلْفَج"[۳۶] اور "أحصن الرجل فهو مُحْصَن" بھی نادر الاستعمال ہیں۔[۳۷]

"الصنب" کا واحد "عِنَبَه" نادر ہے کیونکہ اکثر اس طرح کے الفاظ کی جمع اس طرح آتی ہے جیسے "قِرَدٌ" اور "قِرَدَه"، "فِيل" اور "فِيَلَة" ہے۔

} امام جوہری نے پہلے معرب کی تعریف یہ کہہ کر کی ہے کہ اس سے مراد وہ کلمہ ہے جسے عرب، عربی زبان کے منہج پر استعمال کریں[۳۸] اور پھر سینکڑوں معرب کلمات کا ذکر کیا ہے۔ ان میں سے بعض کی اسانید کی طرف بھی اشارہ کیا ہے۔ وہ معرب کلمات جو الصحاح میں آتے ہیں، ان میں سے چند درج ذیل ہیں:

المھندس[۳۹]، **المدولاب** [۴۰]، **البخت**[۴۱]، **البوس**[۴۲]، **الدھلیز** [۴۳]، **الدرز** [۴۴]، **الطراز** [۴۵]، **الافریز** اور **الصک**[۴۶]۔

} امام جوہری مؤلد کلمات کی طرف بھی اشارہ کیا ہے اور ان میں سے بہت سارے کلمات کا تذکرہ بھی کیا ہے مثلاً **الطنز بمعنیٰ السخریہ**[۴۷]، **البرجاس** [۴۸]، **الطرش** [۴۹]، **الماش** [۵۰]، **المفص**[۵۱]، **المجة**[۵۲]، **المخرقه** [۵۳]، **الجبر** [۵۴]، **الفسر والتفسرة**[۵۵]، **البحران** [۵۶]، **الکنه**[۵۷] اور **الجمس**[۵۸] وغیرہ۔

جوہری نحو وصرف کے مسائل بکثرت بیان کرنے میں بھی منفرد ہیں۔ ایسے مسائل کتاب کے تمام ابواب میں موجود نظر آتے ہیں جیسے آپ لکھتے ہیں:

> ''اگر مدینۃ الرسول ﷺ کی طرف نسبت کرنی ہو تو ''مدنی''، مدینۃ المنصور کی طرف نسبت کرنی ہو تو ''مدینی'' اور اگر مدائن شہر کی طرف نسبت کرنی ہو تو ''مدائنی'' کہا جائے گا۔''

الصحاح کے مقدمہ نگار احد عبدالغفور عطار کا کہنا ہے:

> ''الصحاح کے علاوہ کسی کتاب میں مجھے یہ فرق کرنا معلوم نہ ہو سکا۔''

} اسی طرح امام جوہری نے فقہ اللغۃ کا بھی خاص اہتمام کیا ہے، چنانچہ الصحاح میں ایسی کئی بحثیں اور لغویوں کی آراء موجود ہیں۔

چنانچہ آپ اشارے کنائے میں الفاظ اور ان کے معانی کی باہم مناسبت نیز کلمات کے مدلول کے درمیان جو لطیف و دقیق فرق ہوتے ہیں، کا ذکر کرتے چلے جاتے ہیں۔ مثلاً آپ لکھتے ہیں:

> "**فصم الشئی** "کا معنیٰ ہے کہ جب کوئی چیز ٹوٹے مگر جدا جدا نہ ہو[۵۹] جبکہ "**قصم الشئی** "کا معنیٰ ہے کہ کوئی چیز ٹوٹے اور جدا جدا بھی ہو جائے۔[۶۰] "**الخضم**" کا معنیٰ ہے منہ بھر کہ کچھ کھانا جبکہ "**القضم**"میں منہ بھر کے کھانا مراد نہیں ہوتا۔[۶۱] "**طویل**" اور "**طوّال**"مترادف ہیں مگر طوالت میں مبالغہ ہو تو "**طوّال**" کہا جائے گا۔[۶۲] "**العُجاب** "کا مطلب ہے تعجب خیز امر مگر "**العُجّاب**" زیادہ بلیغ ہے۔'' [۶۳]

} اسی طرح آپ قریب المعنیٰ الفاظ کے فرق کو بھی اشارۃً بیان کرتے ہیں۔ مثلاً لکھتے ہیں:

> ’’جب انسان کوئی کام صحیح طور پر کرنے کا ارادہ رکھتا ہو مگر اس سے غلطی ہو جائے تو اسے ’’**المخطئ**‘‘ کہیں گے مگر جب انسان قصداً غلطی کرے تو اسے ’’**الخاطئ**‘‘ کہا جائے گا۔‘‘ [۶۴]

} اسی طرح آپ کسی کلمہ کے مشترک ہونے کو بھی واضح کرتے ہیں جیسے ’’الارض‘‘ کی وضاحت کی ہے۔[۶۵]

} اسی طرح آپ نے کلمہ کے اشتقاق کبیر کے بنانے کا بھی اہتمام کیا ہے، مثلاً:

> ’’**النساء**‘‘ اصل میں کسی چیز کے مؤخر ہو جانے پر دلالت کرتا ہے چنانچہ آپ ’’**نسأت الشئی نسیأ**‘‘ ’’**انسأته**‘‘ اسی وقت کہیں گے جب آپ کسی چیز کو مؤخر کریں گے۔ اسی طرح جب اللہ تعالیٰ کسی کو لمبی عمر عطا کر دیں تو کہا جائے گا ’’**نساء اللّٰه فی أجله**‘‘ اسی سے لاٹھی کے لیے ’’**المنسأة**‘‘ کلمہ بنا ہے کیونکہ وہ کسی چیز کو دور کرنے کا آلہ ہے۔ اسی سے حرمت والے مہینوں کو مؤخر کرنے کو ’’**النسئ**‘‘ کہا گیا ہے۔ [۶۵]

> ’’**رَجِبْتُه**‘‘ کا معنیٰ ہے، ’’میں اس سے ڈرا‘‘، ’’میں نے اس کو عظیم جانا‘‘، اسی سے مہینے کا نام ہے ’’**رجب**‘‘۔ دراصل عرب زمانہ جاہلیت میں اس مہینے کی بڑی تعظیم کیا کرتے تھے اور اس میں جنگ وجدال کو حلال نہ سمجھتے تھے۔ اسی سے ’’**الترجیب**‘‘ کا معنیٰ ہے تعظیم۔‘‘ [۶۶]

} جوہری اضداد کلمات کی طرف بھی اشارہ کرتے ہیں۔ چنانچہ بتاتے ہیں:

> ’’**الرس**‘‘ کا معنیٰ لوگوں کے درمیان اصلاح کرنا بھی ہے اور فساد ڈالنا بھی ہے۔ [۶۷] ’’**عسعس اللیل**‘‘ کا معنیٰ رات کی تاریکی کا آنا بھی ہے اور جانا بھی ہے۔ [۶۸] ’’**الاشراط**‘‘ کا معنیٰ معزز لوگ بھی ہیں اور ذلیل لوگ بھی ہیں۔ [۶۹] ’’**الغابر**‘‘ کا معنیٰ گزرا ہوا بھی ہے اور آئندہ باقی رہنے والا بھی ہے۔ [۷۰] ’’**القفوة**‘‘

سے آپ کہتے ہیں "**فلان قفوتی**" جس کا معنیٰ ہوگا، وہ میرا منتخب بہترین دوست ہے اور اس کا مطلب یہ بھی ہوسکتا ہے کہ وہ میرا ملزم ہے گویا یہ کلمہ اضداد میں سے ہے۔[۲۱]

حوالہ جات وحواشی

[۱] القرآن، البقرۃ (۲): ۳۰ [۲] ایضاً [۳] ایضاً: ۳۱

[۴] طنطاوی، دکتور، محمد سید، معجم اعراب الالفاظ القرآن الکریم، منشورات ذوی القربیٰ، ۱۴۲۱ھ

[۵] عمیرہ، عبدالرحمٰن، رجال انزل اللہ فیھم قرآناً، بیروت، لبنان، دارالجلیل، ۱۴۱۹ھ/ ۱۹۹۹ء

[۶] بعض لوگوں نے اسے حدیث کہہ کر اپنی کتب میں لکھا ہے، لیکن ہمیں تلاش کے باوجود نہیں ملی،

[۷] ابی الفتح محمد بن عبدالکریم، الملل والنحل، بیروت، لبنان، دارالمعافہ، ۱۴۲۱ھ/ ۲۰۰۱ء

[۸] ابن ندیم، فہرست، ص: ۸، لاہور، مکتبہ قدوسیہ ؛ البعلبکی، روحی، منیر، المؤرد الوسیط، بیروت، لبنان، دارالعلم للملایین، مؤسسۃ ثقافۃ للتألیف والترجمہ والنشر، ۱۴۲۲ھ/ اگست ۲۰۰۱ء

[۹] زرقشی، امام، البحر المحیط، دارالکتب، قاہرہ، مصر، ۱۴۲۴ھ/ ۲۰۰۵ء ؛ ابن ندیم، فہرست، ص: ۹، لاہور، مکتبہ قدوسیہ

[۱۰] لوئیس مالوف، المنجد، بیروت: المکتبۃ اشرفیہ، ۱۹۸۶ء

[۱۱] اسماعیل کاشف، دکتورۃ سیدۃ، مصادر التاریخ الاسلامی ومناھج البحث فیہ، بیروت، لبنان، دارالعربی، ۱۴۰۳ھ/ ۱۹۳۸ء ؛ ابن ندیم، فہرست، ص: ۱۰، مکتبہ قدوسیہ

[۱۲] البلخی، المجاشعی، سعید بن سعدہ، معانی القرآن، بیروت، لبنان، عالم الکتب، ۱۴۲۴ھ/ ۲۰۰۳ء ؛ ابن ندیم، فہرست، ص: ۱۰

[۱۳] ایضاً، ص: ۱۰ [۱۴] ایضاً، ص: ۱۲ [۱۵] ایضاً، ص: ۱۱

[۱۶] ایضاً، ص: ۱۲ [۱۷] قاضی عیاض، الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ ﷺ، ج: ۱، ص: ۴۴

[۱۸] الفراہیدی، ابی عبدالرحمٰن، الخلیل بن احمد، کتاب العین، بیروت، لبنان، دارالاحیاء التراث العربی

[۱۹] الزبیدی، محمد مرتضیٰ، تاج العروس من شرح جواہر القاموس، قاہرہ، مصر، ۱۸۸۸ء

[۲۰] القفطی، جمال الدین ابی الحسی، علی بن یوسف، اخبار العلماء لاخبار الحکماء، بیروت، لبنان، دار الکتب العلمیہ، ۱۴۲۴ھ/ ۲۰۰۵ء

[۲۱] ابن منظور، الافریقی، ابی الفضل جمال الدین محمد بن مکرم، لسان العرب، ص: ۴۳، ۴۴، ۳۴۱، مؤسسۃ العلمی للمطبوعات، بیروت، لبنان، طبع اولیٰ ۲۰۰۵ء

۲۲؎ دیکھئے: لوئیس مالوف، المنجد، مقدمہ

۲۳؎ دیکھئے: جوہری: اسماعیل بن حماد (م ۳۹۸) الصحاح تاج اللغۃ وصحاح العربیہ، بیروت، دار العلم للملایین، طبعہ وسن ندارد، داراحیاء التراث العربی، ۱۴۱۹ھ/ ۱۹۹۹ء، مقدمہ

۲۴؎ ایضاً، ج:۳، ص:۹۹۶ ۲۵؎ ایضاً، ج:۱، ص:۲۵ ۲۶؎ ایضاً، ج:۲، ص:۹۶۲

۲۷؎ ایضاً، ج:۳، ص:۱۱۹۰_۱۱۹۱ ۲۸؎ ایضاً، ج:۴، ص:۱۲۵۷_۱۲۵۸ ۲۹؎ ایضاً، ج:۴، ص:۱۲۶۶

۳۰؎ ایضاً، ج:۴، ص:۱۲۷۷ ۳۱؎ ایضاً، ج:۱، ص:۳۵۵ ۳۲؎ ایضاً، ج:۲، ص:۵۰۴

۳۳؎ ایضاً، ج:۴، ص:۱۴۲۰_۱۴۲۱ ۳۴؎ ایضاً، ج:۴، ص:۱۶۴۴ ۳۵؎ ایضاً، ج:۱، ص:۱۳۵

۳۶؎ ایضاً، ج:۱، ص:۲۹۵ ۳۷؎ یضاً، ج:۵، ص:۱۶۹۵ ۳۸؎ ایضاً، ج:۱، ص:۱۲۱

۳۹؎ ایضاً، ج:۲، ص:۸۳۴ ۴۰؎ ایضاً، ج:۱، ص:۱۲۲ ۴۱؎ ایضاً، ج:۱، ص:۲۱۵_۲۱۶

۴۲؎ ایضاً، ج:۲، ص:۱۷۷ ۴۳؎ ایضاً، ج:۲، ص:۷۴۵ ۴۴؎ ایضاً، ج:۲، ص:۷۴۴_۷۴۵

۴۵؎ ایضاً، ج:۲، ص:۷۴۹ ۴۶؎ ایضاً، ج:۲، ص:۷۵۴ ؛ ج:۴، ص:۱۳۰۹

۴۷؎ ایضاً، ج:۲، ص:۷۴۹ ۴۸؎ ایضاً، ج:۳، ص:۷۸۹ ۴۹؎ ایضاً، ج:۳، ص:۸۴۸

۵۰؎ ایضاً، ج:۳، ص:۸۵۷ ۵۱؎ ایضاً، ج:۳، ص:۸۷۷ ۵۲؎ ایضاً، ج:۵، ص:۱۹۲۶

۵۳؎ ایضاً، ج:۴، ص:۱۲۱۲_۱۲۱۳ ۵۴؎ ایضاً، ج:۲، ص:۵۲۹ ۵۵؎ ایضاً، ج:۲، ص:۶۶۹

۵۶؎ ایضاً، ج:۲، ص:۵۱۰ ۵۷؎ ایضاً، ج:۵، ص:۱۹۷۰ ۵۸؎ ایضاً، ج:۲، ص:۷۷۴

۵۹؎ ایضاً ۶۰؎ ایضاً، ج:۴، ص:۶۱۳۰_۱۶۳۱ ۶۱؎ ایضاً، ج:۴، ص:۱۵۵۳_۱۵۵۴

۶۲؎ ایضاً، ج:۴، ص:۱۴۳۰_۱۴۳۱ ۶۳؎ ایضاً، ج:۱، ص:۱۵۸_۱۵۹

۶۴؎ ایضاً، ج:۵، ص:۱۸۵۸ ۶۵؎ ایضاً، ج:۵، ص:۱۹۹۱_۱۹۹۲

۶۶؎ ایضاً، ج:۱، ص:۱۶۰_۱۶۱ ۶۷؎ ایضاً، ج:۲، ص:۷۸۸

۶۸؎ ایضاً، ج:۲، ص:۸۰۱ ۶۹؎ ایضاً، ج:۳، ص:۹۵۲_۹۵۳

۷۰؎ ایضاً، ج:۲، ص:۶۵۶_۶۵۷ ۷۱؎ ایضاً، ج:۵، ص:۱۹۶۲

۷۲؎ ملک، فضل الٰہی، پروفیسر، مقالات، جہلم، اعوان مطبوعات، ۱۹۹۸ء، ص:۱۰۷۱ ۷۳؎ ایضاً

۷۴؎ ایضاً، ص:۱۰۷۲ ۷۵؎ ابراھیم مصطفیٰ مع رفقاء، المعجم الوسیط، مقدمہ، پشاور، مکتبہ نعمانیہ، ۱۴۱۰ھ/۱۹۸۹ء

۷۶؎ القاموس الوحید، ص:۷۰ ۷۷؎ المعجم الوسیط، مقدمہ ۷۸؎ ایضاً

۷۹؎ مقالہ ھٰذا، ص:۱۰۹

☆☆☆☆☆